

علم و معارف

مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی

۲۲۔ منع کیلئے بہانہ | فرمایا : کیا کہوں بعض لوگوں کی یہ حالت ہوتی ہے کہ ہوائے نفسانی کیلئے بہانہ ڈھونڈا کرتے ہیں۔ جیسے حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نے شائقانِ متعہ کے متعلق فرمایا تھا کہ یہ لوگ متعہ کے لئے بہانہ ڈھونڈتے ہیں، جہاں م، ت، ع انکو ملا انہوں نے متعہ ثابت کیا اور فرمایا کہ اگر متعہ الیسا ہی سستا ہے، تو شیخ سعدیؒ کے اس شعر میں بھی یہی مراد ہوگا۔ عر تمتع زہر گوشہ یافتم (میں نے ہر گوشہ سے فائدہ اٹھایا) اور میں کہتا ہوں قرآن مجید میں رَبَّنَا اسْتَمِعْ بِعَصْنَاءِ بَعْضٍ میں بھی یہی مراد ہوگا۔ کہ انسان اور جن آپس میں متعہ کیا کرتے تھے۔ (وعظ النور ص ۲۲)

مطبع میں ملازمت، تواضع | فرمایا : حضرت مولانا محمد قاسم صاحب کو ایک صاحب مطبع میں ملازم رکھنا چاہتے تھے۔ آپ نے فرمایا علی لیاقت تو مجھ میں ہے نہیں۔ البتہ قرآن کی تصحیح کر لیا کروں۔ اس میں دس روپے دے دیا کرو۔ اللہ اللہ کیا تواضع اور زہد ہے۔ اسی زمانہ میں ایک ریاست سے تین سو روپیہ ماہوار کی نوکری آگئی۔ مولاناؒ جواب میں لکھتے ہیں آپ کی یاد دہری کا شک کہ گزار ہوں مگر مجھ کو یہاں دس روپے ملتے ہیں جس میں پانچ روپے تو میرے اہل و عیال کیلئے کافی ہو جاتے ہیں، اور پانچ روپے بچ جاتے ہیں۔ آپ کے یہاں سے جو تین سو روپیہ ملیں گے۔ ان میں سے پانچ روپے تو خرچ میں آئیں گے اور دوسرے پانچ روپے جو بچیں گے میں ان کا کیا کروں گا۔ مجھ کو ہر وقت یہی فکر رہے گا کہ ان کو کہاں خرچ کروں۔ غرض تشریف نہیں لے گئے۔ اسی کے ساتھ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحبؒ کو بھی لکھا تھا اور سو روپیہ تنخواہ لکھی تھی۔ مولاناؒ نے دوسرا جواب دیا کہ میں آسکتا ہوں۔ مگر

فین سو روپے سے کم میں نہیں آسکتا۔ حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ نے فرمایا مولانا خدا سنبھل کہ جواب کھئے اگر تین سو کی منظوری پر طبعی آگئی تو وعدہ پر جانا ہوگا۔ تو مولانا محمد یعقوب صاحبؒ نے اس کے ساتھ یہ جملہ بھی بڑھا دیا کہ مگر اس میں ایک شرط ہے وہ یہ کہ جب چاہوں گا یہاں رہوں گا، جب چاہوں گا وہاں رہوں گا۔ وہ رئیس صاحب سمجھ گئے کہ ان حضرات کو آنا ہی منظور نہیں اور واقعی جانا مقصود منظور تھا۔ مولانا محمد یعقوب صاحبؒ نے یہ بات طرافت کے طور پر لکھ دی تھی۔ اللہ اکبر کس قدر استغناء تھا، ان حضرات میں واقعی اہل اللہ کو مال کی کثرت سے بھی بار ہوتا ہے۔ ان کو خیال ہوتا ہے کہ خدا جانے اس کے حقوق ہم سے ادا ہوں یا نہ ہوں۔ (خیر المال للرجال ص ۳۳)

۲۴۔ ناموری کی قیمت کوڑی بھی نہیں | فرمایا: مولانا محمد قاسم صاحبؒ نے ایک شادی کے متعلق جس میں بہت زیادہ خرچ کیا گیا تھا، جس میں نیت محض ناموری کی تھی۔ فرمایا کہ خرچ تو خوب کیا لیکن اتنی چیز سے ایسی چیز خریدی کہ جسکو اگر بیچنے لگیں تو پھوٹی کوڑی کو بھی کوئی نہ لے۔ وہ کیا چیز ہے۔ نام۔ (جلال القلوب معروفة بہ جام جمشید ص ۳۴)

اکثر تو نام بھی حاصل نہیں ہوتا۔ لوگ کہتے ہیں اتنے بڑے رئیس نے اگر ایسا کیا تو کیا کمال کیا۔

خواجہ پندار کہ دارد حاصل حاصل خواجہ بجز پندار نیست

اگر شریعت پر عمل کریں تو آخرت بھی سدھرتی ہے اور دنیا بھی برباد نہیں ہوتی۔

۲۵۔ بھنگیوں کی خدمت | فرمایا: ایک واقعہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ کا دریافت ہوا کہ ایک درویش مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں امتحان درویشی لینے بڑے ترک احتشام سے آئے۔ بہت سے گھوڑے اور خادم اور بھنگی اور گھسیارے وغیرہ بھی ساتھ تھے۔ مولانا نے سب کی دعوت کی اور شاہ صاحب اور ان کے مخصوصین کی خدمت کیلئے مولانا نے اپنے خادم مقرر کئے اور خود شاہ صاحب کے نوکروں کی خدمت میں مصروف ہو گئے۔ شاہ صاحب کے نوکروں اور بھنگیوں کو اپنے ہاتھ سے اسی شان کے برتنوں میں کھانا کھلایا جیسے برتنوں میں خود کھاتے تھے۔ درویش مولاناؒ کا یہ انکسار اور خلقت دیکھ کر مولاناؒ کے کمال کے قائل ہو گئے۔ (شوقہ اللقاء ص ۳۱)

۲۶۔ صاحب حال ہونا | فرمایا: مولانا محمد قاسم صاحبؒ کا جواب اس اعتراض کے متعلق

یہ ہے کہ اگر اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے تو یہ بتلاؤ کہ وہ شمشیر زن کہاں سے آئے تھے، کیونکہ تلوار خود تو نہیں چل سکتی، تو جن لوگوں نے سب سے پہلے تلوار چلائی ہے یقیناً وہ تو تلوار سے مسلمان نہیں ہوئے تھے، کیونکہ ان سے پہلے تلوار کا چلانے والا کوئی محتاجی نہیں، تو ثابت ہوا کہ اسلام تلوار سے نہیں پھیلا۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ جہاد مدینہ میں اگر شروع ہوا اور اہل مدینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے مسلمان ہو چکے تھے آخر ان کو کس تلوار نے مسلمان کیا تھا۔ اور مکہ میں جو کئی سوادمی مسلمان ہوئے اور کفار کے ہاتھوں اذیتیں برداشت کرتے تھے، آخر ان کو کس تلوار نے مسلمان کیا تھا۔

(محاسن الاسلام ص ۹۷) (ارح تنویر ص ۷۲) (العصر والاصلاح ص ۳۳)

— کسی نے سچ کہا ہے —

کتنا عالمگیر تھا تبلیغ الفت کا فروغ گوشہ گوشہ میں جہاں کے روشنی ہوتی گئی
 دراصل اسلام پھیلا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرامؓ کے اخلاق سے چنانچہ
 سیر و تاریخ اس پر شاہد ہیں۔ کما قال سیدی حضرت حکیم الامت متحالیؒ۔
 فرمایا کہ سنا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ میرٹھ میں تشریف
 فرماتے کہ ایک شخص نے عشاء کے وقت (مسئلہ) پوچھا۔ آپ نے اس کا جواب
 دے دیا۔ مستقی کے جانے کے بعد ایک شاگرد نے عرض کیا کہ مجھے یہ مسئلہ یوں
 یاد ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم ٹھیک کہتے ہو اور مستقی کو تلاش کرنا شروع کیا۔ لوگوں
 نے عرض کیا کہ اس وقت رات زیادہ ہو گئی ہے۔ آپ آرام فرمائیے۔ ہم صبح ہونے پر
 اسکو بتلا دیں گے لیکن آپ نے قبول نہیں فرمایا اور اس کے مکان پر تشریف لے گئے۔
 گھر میں سے اسکو بلایا اور فرمایا کہ ہم نے اس وقت مسئلہ بتلایا تھا، تمہارے جانے

نے ایک مرتبہ حضرت حکیم الامت متحالیؒ نے سستی کو اسکی مجلس اور جلد بازی کی بنا پر فتویٰ لکھ دیا جو
 ہجوم مشاغل کے باعث جلدی میں منط کھا گیا۔ بعد میں حضرت حکیم الامتؒ کو خیال آیا تو حضرت نے دعا کی اسے
 اللہ میرے ہاتھ سے تو نکل گیا اب تو میری مدد فرما۔ تھوڑی دیر میں وہ شخص آیا کہ حضرت مہر تو لگائی نہیں۔
 حضرت نے نہ لکھا مشکرا دیا اور مسئلہ مدعت فرمایا۔ اور اس سے کہا مہر تو میرے پاس نہیں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ
 نے میری دعا قبول فرمائی ہے۔ اس کے بعد حضرت حکیم الامتؒ نے دسی فتویٰ کا جواب چھوڑ دیا۔ بلکہ داک
 سے جواب دیتے تھے۔

کے بعد ایک شخص نے صحیح مسئلہ ہم کو بتلایا اور وہ اس طرح ہے جب یہ فرائض چکے تب چھین آیا اور واپس آکر آرام فرمایا تو اس بے چینی کا سبب کیا نرا علم تھا، ہرگز نہیں۔ یہ صرف سال کا اثر تھا جو صعبت سے عطا ہوا تھا۔ اسی کو کہتے ہیں۔

(طراز النہایت)

قال را بگذارد مرد حال شو پیش مردے کا ملے پا مال شو

۲۷۔ البیہی کتابیں | فرمایا: کہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب فرماتے تھے کہ تین کتابیں

البیہی ہیں۔ ایک کلام اللہ، ایک بخاری شریف، ایک فتویٰ شریف کہ ان کا کسی سے احاطہ نہیں ہو سکا۔ بخاری شریف کے تراجم کی دلالت کہیں خفی کہیں صلی، سچ یہ ہے کہ اس کا کسی سے احاطہ نہ ہوا، ایسے ہی قرآن شریف اور فتویٰ شریف کا بھی۔ (ارواح ثلاثہ ص ۳۱)

۲۸۔ تکبر کی اصلاح | فرمایا: کہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب ہر دینی کام میں سب کے

روح رواں تھے۔ اور نام رکھنے میں ہمیشہ پیچھے رہتے تھے۔ اور جس طالب علم کے اندر تکبر دیکھتے تھے اس سے کبھی کبھی جو تے اٹھوایا کرتے تھے اور جس کے اندر تواضع دیکھتے تھے اس کے جو تے خود اٹھا لیا کرتے تھے۔ (ملفوظات کلمات اشرفیہ ص ۵۶)

گویا یہ حالت تھی۔

خاکساروں سے خاکساری ممتی سر بلندوں سے انکسار نہ تھا

۲۹۔ مجتہد ہونا | فرمایا: کہ ایک بار مولانا محمد قاسم صاحب مولانا گنگوہیؒ سے فرماتے

لگے کہ ایک بات پر بڑا رشک آتا ہے کہ آپ کی نظر فقہ پر بہت اچھی ہے ہمارے نظر ایسی نہیں۔ بوسے جی ہاں۔ ہمیں کچھ جزئیات یاد ہو گئیں تو آپ کو رشک ہونے لگا، اور آپ مجتہد بنے بیٹھے ہیں۔ ہم نے کبھی آپ پر رشک نہیں کیا۔ ایسی ایسی باتیں ہوا کرتی تھیں۔ وہ انہیں اپنے سے بڑا سمجھتے تھے اور وہ انہیں (کلمات اشرفیہ ص ۲۶۶)

۳۰۔ حق رکھنا | فرمایا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ کافر کا مال جس طرح ہو لوٹ لے۔ حالانکہ شریعت

نے غدر و سرقت کو کافر کے ساتھ بھی حرام کیا ہے بلکہ مولانا محمد قاسم صاحب فرماتے تھے کہ کافر کا حق رکھنے سے تو مسلمان کا حق رکھ لینا اچھا ہے کہ نیکی اگر جادو سے تو اپنے بھائی مسلمان ہی کے پاس جادوے، دشمن کے پاس کیوں جادوے۔ (کلمات اشرفیہ ص ۲۶۲)

